تصریحات

قرائن سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ملک بھر میں انتخابات کی آمد آمد ہے ۔ جناب وزیر اعظم کے مختلف صوبوں کے دورے اور پارٹی کے کنونشن اسی بات کی علامت ہیں ۔ اور اگر یہ بات درست ہے کہ انتخابات ہونے والے ہیں ـــــ اور ہمارے خیال میں درست ہے ـــــ تو پھر یہ بات انصاف کے منافی ہے کہ حکومتی پارٹی تو اپنی پارٹی اور اپنے اقتدار کے تمام وسائل کو بروئے کار لاکر اپنے حق میں فضا کو ہموار کرے اور مخالفین کو اسقدر بھی اجازت نہ ہو کہ وہ پاکستان بھر کے کسی شہر اور قصبہ میں معمولی اجتماع ہی منعقد کر سکیں ۔

پورے ملک میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے ۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اگر کوئی میٹنگ ہوتی ہے یا کسی مقام پر کارکنوں سے بھی خطاب کیا جاتا ہے تو اول تو بزور اسے درہم برہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر اس کے باوصف وہ میٹنگ یا اجتماع ہو جائے تو ملک بھر کے کسی اخبار میں اس کی خبر تک شائع نہیں ہونے دی جاتی ، ریڈیو اور ٹیلیویژن کا تو کوئی سوال ہی نہیں !

اور پھر اس پر مستزاد کہ حکمران طبقہ جب اور جس کو چاہتا ہے ، پابندِ سلاسل بنا کر

ڈی ۔ پی ۔ آر کے کٹہرے میں کھڑا کر دیتا ہے ۔ ایسے عالم میں اگر انتخابات ہوں تو کوئی بھی انصاف پسند شخص ان کو انتخابات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کا نام انتخابات رکھا جا سکتا ہے ۔

ہم اپنی معلومات کی بنا پر یہ سمجھتے ہیں کہ جناب وزیر اعظم جو پارٹی کے چیئرمین بھی ہیں، انہوں نے بشمول آزاد کشمیر پورے ملک کا دورہ مکمل کر لیا ہے اور وہ اگست اور اکتوبر کے درمیان کسی بھی تاریخ کو انتخاب کا اعلان کرنے والے ہیں جبکہ ملک کی دوسری جماعتوں کو نہ صرف یہ کہ انتخابی تاریخ سے مکمل طور پر اندھیرے میں رکھا جا رہا ہے بلکہ ان کی راہ میں رکاوٹوں کے پہاڑ کھڑے کئے جا رہے ہیں کہ کہیں وہ انتخاب کی بو سونگھ کر اس کے لئے سرگرم عمل نہ ہو جائیں ۔ کسی بھی جمہوری ملک میں اپنے آپ کو جمہوریت پسند کہلانے والی حکومت کے لئے یہ بات قطعی زیبا نہیں کہ وہ اپنے لئے تو ایک بات کو مکمل طور پر حلال اور جائز سمجھے اور دوسروں کے لئے مکمل طور پر ناجائز اور حرام !

اور پھر ہم یہ بھی نہیں سمجھ نہیں پاتے کہ اگر اسی قسم کی فضا میں انتخابات کرانے مقصود ہیں تو اس قسم کا ڈھونگ رچانے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟ پیپلز پارٹی جب تک چاہے حکومت کرے کوئی انہیں ٹوکنے اور روکنے والا نہیں !